بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد خاں دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۹ ذوالحجہ سنہ ۱۳۹۹ھ ۔ ۳۱ اخاء ۱۳۵۸ ہش ۔ ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۷۹ء	نمبر ۲۴۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۱ اخاء/اکتوبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

خاکسار کو اچانک اپینڈیکس کی تکلیف شدید ہو گئی۔ مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب سلمہٗ ربہٗ نے کمال شفقت اور ہمدردی سے ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو آپریشن کیا جو کامیاب رہا۔ الحمد للہ۔ اب عاجز ۲۷ اکتوبر سے گھر آ گیا ہے مگر زخم سے مواد خارج ہو رہا ہے۔ زخم کے مندمل ہونے اور کامل صحت کے لئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

سید احمد علی

نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی

عید مبارک

عید الاضحیہ اشاعتِ اسلام کے لئے مال و جان اور قیمتی وقت کی قربانی کا سبق دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیاں قبول فرمائے اور غلبہ اسلام کی صورت میں ہمیں وہ عید نصیب فرمائے جس میں تمام روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کا نام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بلند ہو۔ آمین

مرزا طاہر احمد

ناظم مال وقف جدید ربوہ

ربوہ میں نمازِ عید کا وقت

عید الاضحیٰ یکم نومبر بروز جمعرات ہوگی۔ نمازِ عید کا وقت ۸-۳۰ مقرر ہوا ہے۔ احباب وقتِ مقررہ پر نمازِ عید کے لئے مسجد اقصیٰ پہنچ جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

یہ خدا کی کمالِ ربوبیت کا راز ہے کہ ماں باپ بچوں سے محبت کرتے ہیں

مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ ماں باپ کی محبت عارضی ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت حقیقی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ..... (النساء: ۳۷)

ترجمہ:۔ اور تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ (بہت) احسان کرو ......

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ مَنْ اَدْرَکَ اَبَوَیْہِ عِنْدَ الْکِبَرِ اَحَدَھُمَا اَوْ کِلَاھُمَا فَلَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ۔ (مسلم)

ترجمہ:۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) مٹی میں ملے اس کی ناک، مٹی میں ملے اس کی ناک۔ یہ الفاظ آپ نے تین دفعہ دہرائے۔ جس نے اپنے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا یعنی خدا نے یہ چاہا ہے کہ کسی دوسرے کی بندگی نہ کرو اور والدین سے احسان کرو۔ حقیقت میں کیسی ربوبیت ہے کہ انسان بچہ ہوتا ہے اور کسی قسم کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس حالت میں ماں کی مہمات کا متکفل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ناتواں مخلوق کی خبرگیری کے لئے دو محل پیدا کر دیئے ہیں اور اپنی محبت کے انداز سے ایک پرتو محبت کا ان میں ڈال دیا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ ماں باپ کی محبت عارضی ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت حقیقی ہے اور جب تک قلوب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا القاء نہ ہو تو کوئی فردِ بشر خواہ وہ دوست ہو یا کوئی برابر کے درجہ کا ہو، یا کوئی حاکم ہو کسی سے محبت نہیں کر سکتا۔ اور یہ خدا کی کمال ربوبیت کا راز ہے کہ ماں باپ بچوں سے ایسی محبت کرتے ہیں کہ اُن کے تکفّل میں ہر قسم کے دُکھ شرح صدر سے اٹھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی زندگی کے لئے مرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ پس خدا تعالیٰ نے تکمیل اخلاقِ فاضلہ کے لئے ربّ النّاس کے لفظ میں والدین اور مرشد کی طرف ایما فرمایا ہے تاکہ اس مجازی اور مشہود سلسلہ سے شکر گزاری میں لے لئے جائیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۳-۱۴)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل ...

روزنامہ الفضل ربوہ

۹ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ

۳۱ اخاء ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گمراہی کی انتہا اور اُس سے بچنے کا قرآنی حکم

گمراہی کی ابتداء اس امر سے ہوتی ہے کہ لوگ خُدائی احکام کے خلاف بُرے کام کرتے ہیں اور دل میں شرمندہ ہوتے ہیں کہ وہ خُدا تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کو توڑ کر جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ اس مرحلہ میں اس امر کا امکان ہوتا ہے کہ وہ ملامتِ نفس یا دوسرے لوگوں کی ملامت اور ان کی نصیحتوں سے متاثر ہو کر اپنی اصلاح کر لیں اور بُرے کاموں سے توبہ کر کے پھر نیکیاں بجا لانے لگیں اور اس طرح اپنے آپ کو ہلاکت سے بچا لیں۔ جن کی فطرت میں نیکی کا مادہ ہوتا ہے وہ ملامتِ نفس یا ملامتِ خلق کے زیرِ اثر ہدایت کے راستہ پر واپس آ جاتے ہیں۔ لیکن بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اطاعتِ خُداوندی اور زہد و تقویٰ کی اہمیت سے باخبر ہونے کے باوجود ان کی طبیعت نیکی کی طرف آتی ہی نہیں اور وہ انجام سے بے پرواہ ہو کر ارتکابِ معاصی میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جو انتہا درجہ کی گمراہی میں مبتلا ہوئے بغیر نہیں رہتے۔

انتہا درجہ کی گمراہی یہ ہوتی ہے کہ گناہ آلود زندگی کے وہ اس قدر عادی ہو جاتے ہیں اور خدائی احکام کی نافرمانی ان کے رگ و ریشہ میں اس قدر رچ بس جاتی ہے کہ وہ نافرمانی کو نافرمانی تصوّر ہی نہیں کرتے اور گناہ انہیں گناہ نظر ہی نہیں آتا بلکہ وہ اسے اپنی مسخ شدہ فطرت کا اقتضاء قرار دے کر یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ نعوذ باللہ خُدا کا منشاء ہی یہ ہے کہ ہم بے قید زندگی گزاریں اور دنیا میں خوب مزے لوٹیں۔ اسی لئے وہ دھڑلے سے گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں اور اس میں قطعاً کوئی عار محسوس نہیں کرتے بلکہ ہوتا یہ ہے کہ وہ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ دنیا کے پردہ پر وہ خود سب سے زیادہ مہذب اور سب سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں۔

چنانچہ آج مغربی اقوام کی بعینہٖ یہی حالت ہے جن لوگوں نے خود وہاں جا کر دیکھا ہے وہ تو جانتے ہی ہیں ویسے بھی جو حالات و واقعات وہاں کے آئے دن اخباروں میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ان کی وجہ سے دوسرے لوگ بھی اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہیں کہ مغربی اقوام مذہب کو یکسر خیرباد کہنے کے بعد اباحتی زندگی گزارنے کی اس درجہ عادی ہو چکی ہیں کہ گناہ ان کی نگاہ میں گناہ نہیں رہا ہے بلکہ ان کے گمان کے مطابق اس نے نیکی کا درجہ اختیار کر لیا ہے۔ وہ اسے انسانی فطرت کا اقتضا قرار دے کر کمال بے خوفی سے اس کا ارتکاب کرتے ہیں۔ بایں ہمہ وہ اپنے آپ کو مہذب شمار کرتے ہیں اور باقی دنیا کو غیر مہذب اور گم کردہ راہ تصوّر کرتے ہیں۔ ان کی اسی کیفیت اور ذہنیت کو اللہ تعالیٰ نے انتہا درجہ کی گمراہی قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بعض لوگوں اور اقوام کی اسی ذہنیت اور انتہائی مکروہ عملی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا ۗ قُلْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ ۖ أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ○ (الاعراف آیت ۲۹)

ترجمہ:۔ اور جب وہ (کافر) کوئی بُرا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو اسی پر پایا تھا اور اللہ نے ہم کو اسی کا حکم دیا ہے۔ تُو کہدے کہ اللہ کبھی بُری باتوں کا حکم نہیں دیتا۔ کیا تم اللہ کے متعلق وہ باتیں جھوٹے طور پر کہتے ہو جو تم جانتے نہیں۔

ایسی قومیں اور ایسے لوگ سراسر شیاطین کے چیلے ہوتے ہیں اور انہی کے اشاروں پر چل رہے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرنے کے باوجود سمجھ یہ رہے ہوتے ہیں کہ وہ اپنی تمام بداعمالیوں اور بے حیائیوں کے باوجود ہدایت یافتہ ہیں۔ ان کے نزدیک بے حیائی اور بدکرداری کا راستہ ہی ہدایت کا راستہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے نفس کے انتہائی خطرناک دھوکے کا ذکر کرتے ہوئے ایک اگلی آیت میں فرماتا ہے:۔

إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ ○ (الاعراف آیت ۳۱)

ترجمہ:۔ انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست بنا لیا ہے اور وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت پا گئے ہیں۔

ایسی اقوام چونکہ انتہا درجہ کی گمراہی میں مبتلا ہوتی ہیں اور اُنہیں اپنے فواحش کے ارتکاب کو منشاءِ خُداوندی قرار دینے میں بھی کوئی باک نہیں ہوتا اور چونکہ ان کی اصلاح کا امکان نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے اس لئے وہ قہرِ الٰہی کا نشانہ بنے بغیر نہیں رہتیں۔ بالآخر خُدا تعالیٰ کا قہر نازل ہوتا ہے اور انہیں نیست و نابود کر کے رکھ دیتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسی تسلسل میں مزید فرمایا:۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ○ (الاعراف آیت ۳۵)

ترجمہ:۔ اور ہر قوم کے لئے ایک (خاتمہ کا) وقت مقرر ہے۔ پس جب اُن (کے خاتمہ) کا وقت آ جائے تو وہ نہ اُس سے ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ (ایک گھڑی) آگے بڑھ سکتے ہیں۔

ایسے لوگوں اور ایسی اقوام کی انتہا درجہ کی اس گمراہی کے دو پہلو ہوتے ہیں اور دونوں ہی ہوتے ہیں انتہائی خطرناک اور حد درجہ قابلِ مواخذہ۔ ایک پہلو تو یہ ہوتا ہے کہ وہ بے محابہ فواحش کا ارتکاب کرتے ہیں اور اس کے باوجود وہ اپنے آپ کو ہدایت یافتہ سمجھتے ہیں اور دوسرا پہلو یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی بے حیائیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے اوّلاً تو بے حیائیوں کے ارتکاب کو فطری تقاضا قرار دیتے ہیں اور پھر اسے منشاءِ خُداوندی قرار دے کر یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ فواحش کے ارتکاب کا حکم نعوذ باللہ خود اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔

انتہائی گمراہی میں مبتلا ہونے کے اس دُہرے جرم اور اس کی ہلاکت آفرینی کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے ایک خاص اعلان کے ذریعہ اس دُہرے جُرم کے ارتکاب سے نہایت زوردار الفاظ میں خبردار فرمایا۔ چنانچہ اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارہ میں لوگوں کو خبردار کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:۔

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ○ (الاعراف ۳۴)

ترجمہ:۔ "تُو کہدے کہ میرے ربّ نے صرف بُرے اعمال کو خواہ وہ ظاہر ہوں یا چھپے ہوئے اور گناہ کو اور بغیر حق کے سرکشی کو حرام کیا ہے اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی ایسے وجود کو جس کے لئے اُس (اللہ) نے کوئی دلیل نہیں اتاری شریک قرار دو، اور اس بات کو بھی (حرام قرار دیا ہے) کہ تم اللہ پر ایسے جھوٹے الزام لگاؤ جن کو تم جانتے نہیں۔"

الغرض ایک تو فواحش کا کھلے بندوں ارتکاب کرنا اور پھر کمال ڈھٹائی اور بے حیائی سے یہ کہنا کہ خُدا نے خود ان فواحش کے ارتکاب کی اجازت دی ہے پرلے درجہ کی گمراہی ہے۔ جو قومیں اس انتہا درجہ کی گمراہی میں مبتلا ہوتی ہیں وہ بالآخر تباہ ہوئے بغیر نہیں رہتیں۔ بالآخر خدا تعالیٰ کا غضب بھڑکتا ہے اور انہیں تباہ و برباد کر کے رکھ دیتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے انتہائی ہولناک انجام سے ڈرا کر لوگوں کو اس کے ارتکاب سے بچنے کا بطورِ خاص حکم دیا ہے۔

فقیرانہ التجا

تیری ربوبیت سے ہے پیرایۂ وجود — تیری رحیمیت کا تقاضا مری دُعا
رحمانیت ہے تری ہر جان فیضیاب — مالک ہے تُو جو سُن لے فقیرانہ التجا
میری تضرّعات کو جذبِ فیوض دے — قلب و نظر کو ہو مرے حق یقیں عطا
ہے آنکھ، تیری قدرتِ رحمت کی منتظر — یعنی ہو دیدنی تری ہستی کا ماجرا
کوتاہ فکر ہوں بشریّت مرا حجاب — حق تیرے شکر و حمد کا کیسے کروں ادا
عرفانِ حق کے چشمۂ آبِ زلال سے — اک تشنہ لب کی آگ لگی تشنگی بجھا

یہ بھی ترا کرم ترے آیا ہُوں رُو برُو
مَیں کرمِ خاک، صاحبِ امّ الصّفات تُو

(عبدالمنان ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تین پُرمعارف احادیث

(درس حدیث بر موقعہ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا ج وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ہ

(الحشر)

ہمارے پیارے نبی، نبیوں کے سردار اور رسولوں کے فخر حضرت رسول کائنات محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سب کے محسن اعظم تھے۔ مردوں کے بھی اور عورتوں کے بھی۔ حضور اقدس علیہ السلام کا سب سے بڑا احسان یہ ہے۔ کہ آپ نے قرآن عظیم جیسی انقلابی کتاب رب کریم سے لاکر دی اور پھر اپنی زبان اور عمل سے کلام اللہ کی تفسیر فرمائی جس کا ریکارڈ ہمارے بزرگ محدثین نے کتب احادیث میں قیامت تک کے لئے محفوظ کر دیا ہے۔

یہ نعمت سارے انعاموں کی جان ہے
جو سچ پوچھو۔ یہی باغ جناں ہے
ملی ہے ہم کو یہ فضل خدا سے
حبیب پاک حضرت مصطفیٰؐ سے
شہہ لولاک یہ نعمت نہ پاتے
تو اس دنیا سے ہم اندھے ہی جاتے

(کلام محمود)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لاتعداد اور بے شمار ایمان افروز احادیث ہیں مگر میں اس وقت بطور نمونہ صرف تین ایسی حدیثیں معہ ترجمہ و مختصر تشریح کے بیان کروں گا۔ جن کا ہمارے موجودہ زمانہ بلکہ براہ راست ہمارے ساتھ نہایت گہرا اور شدید تعلق ہے۔ مگر قبل اس کے کہ میں کچھ عرض کروں سب سے پہلے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ مقدس پیغام آپ تک پہنچانا ضروری سمجھتا ہوں کہ

اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ (ترمذی)

وہ شخص بڑا ہی بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا۔ اور وہ درود شریف نہ پڑھے۔

پھر فرمایا:

اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِی السَّلَامَ (نسائی)

اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین میں سیاحت کرتے رہتے ہیں اور میری امت جو صلوٰۃ و سلام بھیجتی ہے وہ مجھ تک پہنچا دیتے ہیں۔

پس آئیں درود شریف پڑھیں تاوہ فرشتے جو اس مقدس اجتماع پر برکات نازل کرنے کے لئے خدائی دربار سے متعین ہیں۔ وہ ہمارا درود و سلام بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار

پہلی حدیث

اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ قَوْمٌ لَھُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِھِمْ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ (بیہقی)

ترجمہ۔ میری امت کے آخر میں ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جن کو اس امت کے پہلوں جیسا اجر ملے گا وہ قوم نیکی کی ہدایت کرے گی اور بدی سے روکے گی۔

تشریح۔ اس حدیث کی مزید تفصیل حضرت ابوامامہؓ کی ایک روایت سے ملتی ہے۔ جس میں ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آخری زمانہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یعنی تبلیغ اسلام کا فریضہ بجا لانے پر پچاس صحابہؓ کا اجر ملے گا (خصائص الکبریٰ للسیوطی، طبرانی)

حق یہ ہے کہ آج طاقت و قوت کے بل بوتے پر دجالی اور غیر اسلامی طاقتوں کو کچلنے اور حقیقی اسلام کو عالمگیر سطح پر غالب کرنے کی سب راہیں بند ہیں مگر تبلیغ کا راستہ پہلے سے زیادہ کھلا ہے۔ اسی لئے بانیٔ لجنہ اماء اللہ حضرت مصلح موعودؓ نے یکم اکتوبر ۱۹۴۳ء کو فرمایا:۔

"اسی دنیا کے پردہ پر ایک احمدیہ جماعت ایسی ہے جو اپنے دلوں میں یہ ایمان اور یقین رکھتی ہے کہ توپوں کے ذریعہ سے نہیں، تلواروں کے ذریعہ سے نہیں، ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے نہیں بلکہ تبلیغ اور تعلیم اور وعظ و نصیحت کے ذریعہ سے .... دوبارہ اسلام کے احیاء کی کوشش کی جائے گی۔ پھر دوبارہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے کو کسی چوٹی پر نہیں کسی پہاڑ پر نہیں کسی قلعہ پر نہیں بلکہ دنیا کے قلوب پر گاڑا جائے گا اور اس میں کیا شبہ ہے کہ دلوں پر گاڑا ہوا جھنڈا اور اس جھنڈے سے بہت زیادہ بلند اور بہت زیادہ مضبوط اور بہت زیادہ پائیدار ہوتا ہے جیسے کسی پہاڑ کی چوٹی یا قلعہ پر گاڑ دیا جائے پس آج اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ تبلیغ میں لگ جائے"

(خطبات محمود جلد ۱ صفحہ ۲۶)

قرونِ اولیٰ کی صحابیات و خواتین نے اسلام کے تبلیغی جہاد میں بڑے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ حتیٰ کہ اس شوق و ولولہ میں اپنے مقدس خون تک پیش کر دیئے۔ مگر اسلام کا جھنڈا ایک لحظہ کے لئے سرنگوں ہونا گوارا نہیں کیا۔ سیدنا حضرت عمرؓ نے قبولِ اسلام سے قبل اپنی بہن حضرت فاطمہؓ اور اپنے بہنوئی سعید بن زید کو اس قدر مارا کہ ان کے چہرے سے خون کے فوارے چھوٹنے لگے۔ مگر ان کے ایمان میں کوئی لغزش نہ آئی۔ اور آخر ان کا استقلال ہی حضرت عمرؓ کو اسلام میں داخل کرنے کا موجب ہوا۔ حضرت زنیرہؓ ایک لونڈی تھیں جو ابتدائی دور میں مسلمان ہو گئیں اس بزرگ خاتون کو ابوجہل نے اتنا پیٹا کہ اس کی آنکھیں ضائع ہو گئیں۔ اسلام کے اس ظالم اور سفاک دشمن نے حضرت عمار بن یاسر کی بوڑھی والدہ حضرت سمیہؓ کو بھی اس بے دردی سے نیزہ مارا۔ کہ وہ ان کے جسم کو کاٹتا ہوا ان کی شرمگاہ تک جا نکلا۔ اور اس بے گناہ خاتون نے تڑپتے ہوئے جان دے دی۔ حضرت ام شریکؓ کے اقارب انہیں شہد جیسی گرم چیز کھلا کے تیز دھوپ میں کھڑا کر دیتے۔ اور پانی بالکل نہ دیتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ آپ کے حواس بالکل مختل ہو جاتے۔ ایسی حالت میں ان سے کہتے کہ اسلام چھوڑ دو۔ مگر آپ کی سمجھ میں کچھ نہ آتا۔ سمجھانے کے لئے وہ آسمان کی طرف اشارہ کرتے تو وہ سمجھ جاتیں کہ توحید کا انکار کرانا چاہتے ہیں۔ مگر آپ جواب دیتیں کہ ہرگز نہ ہوگا۔

صحابیاتِ رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں کہ انہوں نے اپنے دلوں میں اشاعتِ دین کی شمعیں جلائی تھیں۔ ان کی دوستی سے یہ برکت پیدا ہوئی کہ اپنی اولادوں کے سینوں کو بھی ایسا منور کیا کہ وہ مکہ اور مدینہ کی سرزمین سے دیوانہ وار اٹھے اور دیکھتے ہی دیکھتے دور دراز ممالک پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا نقش ہزاروں دلوں پر جما دیا۔ اور جزیرہ عرب جو اس وقت بجز بت پرستی کے کچھ نہ تھا خدا کی توحید سے بھر گیا۔ اور لاکھوں انسانوں نے محمدی درگاہ پر سر جھکا دیئے اور اسلام کی دوستی سے شام، فلسطین، روم بلکہ چین کی دیواریں روشن ہو گئیں جو ہمارے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا معجزہ اور صحابہؓ اور صحابیاتؓ کے جذبہ تبلیغ اور حسنِ تربیتِ اولاد کا کرشمہ تھا؛

روحِ بلالی کی یہی وہ شاندار روایات ہیں۔ جن کو زندہ اور تازہ کرنا احمدیت کے ذریعہ مقدر ہے ؎

سب یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے

دوسری حدیث

فَاِنْ رَأَيْتَ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ فَالْزَمْهُ وَاِنْ نُهِكَ جِسْمُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ

(مسند احمد بن حنبل جلد ۵ ص ۴۰۳)

ترجمہ: اگر تم اللہ تعالیٰ کا کوئی خلیفہ زمین میں دیکھو تو اس کی مصاحبت اختیار کرو۔ خواہ اس وجہ سے تمہارا جسم لہولہان ہو جائے اور تمہاری جائیداد لوٹ لی جائے۔

تشریح: یہ حضرت سبیعؓ سے مروی ایک طویل حدیث کا ایک ٹکڑہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں چند ساتھیوں کے ساتھ کوفہ کے ایک چشمہ کی طرف جا رہا تھا۔ جب ہم کناسہ کے مقام پر پہنچے تو کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک بلند پایہ صحابی حضرت حذیفہ بن الیمان کے اردگرد خلقت کا ایک ہجوم ہے اور آپ بتا رہے ہیں کہ ایک دن میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ان بھلے دنوں کے بعد برے دن بھی آئیں گے (مطلب یہ کہ عروج کے بعد ہم کسی روز زوال کا تو شکار نہیں ہو جائیں گے؟) آنحضورؐ نے فرمایا ہاں۔ اس کے بعد حضورؐ نے امت محمدیہ کے مستقبل اور اس کے بعض ادوار کی خبر دی۔ اور پھر فتنوں سے نجات کا واحد علاج یہ بتایا کہ نظامِ خلافت سے دل و جان کے ساتھ وابستہ ہو جانا۔

اور ؎

اس راہ میں جان کی کیا پروا گر جاتی ہے تو جانے دو

حضرت حذیفہ بن الیمان کی ایک اور حدیث ہے کہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ میرے بعد خلافت راشدہ کا ظہور ہو گا جس کے خاتمہ کے بعد پہلے کوتاہ اندیش پھر ظالمانہ بادشاہت کا دور دورہ ہو جائیگا۔

تب خدا کا رحم ایک بار پھر جوش میں آئے گا۔ اور امت میں خلافت علیٰ منہاج النبوت کا مبارک اور پُر انوار عہد دوبارہ پلٹ آئے گا (ثُمَّ تَكُوْنُ الْخِلَافَةُ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ۔

(مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر ص ۴۶۱)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ عظیم الشان خوشخبری سنانے کے بعد بالکل خاموشی اختیار فرمائی اور ہرگز کوئی ایسا اشارہ نہیں کیا کہ اس کے بعد بھی از سر نو جابر سلطنتیں مسلط ہو جائیں گی۔ جس سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل مہدی موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے جو نظام خلافت معرض وجود میں آئے گا۔ وہ قیامت تک خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قائم رہے گا۔ یہ ایک سدا بہار درخت ہوگا۔ جس پر کبھی خزاں نہیں آئے گی۔ مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں بھی چلیں گی۔ مگر خلافتِ احمدیہ کا چاند افقِ سماء پر ہمیشہ جگمگاتا رہے گا جیسا کہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے "الوصیۃ" میں خدا سے علم پا کر پیشگوئی فرمائی:۔

"تمہارے لیے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔"

ایران کے اسلامی لٹریچر کی ایک قدیم کتاب بحار الانوار جلد ۱۳ میں لکھا ہے کہ مہدی موعودؑ کی (روحانی) حکومت ہزار سال تک رہے گی اور ۱۲ خلفاء ہوں گے۔ مستقبل کا حقیقی علم تو صرف علیم و خبیر خدا ہی کو ہے وہی بہتر جانتا ہے کہ دنیائے احمدیت کا ہزار سالہ دورِ حضرت اقوامِ عالم کا کتنا حسین اور دلربا اور پُرکشش نظارہ پیش کرے گا اور محسنِ اعظم سرورِ دو عالم سید الرسل، فخر الرسل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ سے کس شان کے ساتھ پوری انسانیت بالآخر اپنی روحانی اخلاقی، ذہنی، عقلی، دماغی اور مادی صلاحیتوں اور استعدادوں کو اپنے نقطۂ عروج تک پہنچانے میں کامیاب ہو گی؟ مگر یہ قطعی اور یقینی بات ہے کہ یہ حیرت انگیز انقلاب خلافت کی بابرکت اور ولولہ انگیز قیادت ہی میں رونما ہو گا۔ اور سلسلہ احمدیہ کی قیامت تک قائم رہنے والی سر بفلک روحانی عمارت کو خلافت کے "مینارِ بلند تر" سے ہمیشہ منور رکھنے کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ ہر احمدی مرد اور ہر احمدی خاتون ایمان بالخلافت اور اعمال صالحہ کی آسمانی قوتوں کے ساتھ بقائے خلافت کی پاسبانی کے لئے ہر وقت اور ہر لحظہ چوکس اور بیدار رہے۔

ایمان بالخلافت یہ ہے کہ ہمارا یہ پختہ عقیدہ ہو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ یعنی اس کے بنانے میں انسانی ہاتھ نہیں ہوتا۔ اور جسے خدا خلیفہ بنانا چاہتا ہے اس کا مخفی الہام قوم کے دلوں کو اس کی طرف خود بخود راہ نمائی کر دیتا ہے۔ اور اس طرح اسی وجود مقدس کو مسند خلافت پر بٹھا دیا جاتا ہے۔ جس پر روز ازل سے بادشاہوں کے بادشاہ اور رب کائنات کی نظر انتخاب ہوتی ہے۔ اس حقیقت و صداقت کو سمجھنے کے لئے جنگِ بدر کا ایک واقعہ ہماری خوب راہ نمائی کرتا ہے۔ احادیث اور تاریخِ اسلام میں لکھا ہے کہ عین اس وقت جبکہ کشت و خون کا میدان گرم تھا اور بے بس اور مظلوم اور نہتے مہاجر انصار کی مٹھی بھر جماعت پورے اخلاص اور بے جگری سے لڑ رہی تھی۔ ہمارے سید و مولا حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ایک سائبان کے نیچے نہایت رقت بھری اور درد انگیز دعائیں کرنے اور اپنی سجدہ گاہ کو آنسوؤں سے تر بتر کرنے، پھر فتح کی خدائی بشارت پانے کے بعد بدر کے کھلے میدان میں تشریف لائے۔ اور سنگریزوں کی مٹھی کفار پر چلائی۔ جس نے یکایک آندھی کی صورت اختیار کرلی اور دشمن کی فوج پر ایسا خارقِ عادت اثر پڑا کہ وہ سب اندھوں کی طرح ہو گئے۔ اور مدہوشوں کی طرح بھاگنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر میں میدان صاف ہو گیا۔ اسی معجزہ کی طرف اللہ جل شانہ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے۔

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔

(الانفال ۱۸)

یا رسول اللہ جب تو نے اس مٹھی کو پھینکا وہ تو نے نہیں پھینکا بلکہ خدا تعالیٰ نے پھینکا۔ یعنی درپردہ الٰہی طاقت کام کر گئی۔ انسانی طاقت کا یہ کام نہیں تھا۔ بالکل یہی مثال قیام خلافت کی بھی چاہیئے۔ کیونکہ انتخاب خلافت کے نازک ترین لمحات کے وقت بظاہر زبانیں جماعت مومنین کی نظر آتی ہیں۔ مگر ان کی مقدس روحوں پر الٰہی طاقت کا پرتو پڑ رہا ہوتا ہے۔ اور یہی مخلوط اور پوشیدہ طاقت زخم رسیدہ مومنوں کو تاجدار خلافت کے ہاتھ پر جمع کر دیتی ہے۔

حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے لاہور کی احمدیہ بلڈنگس میں اپنی ۱۶ جون ۱۹۱۲ء کی باطل شکن تقریر میں اس نکتہ کو بڑے پُر شوکت انداز میں واضح کیا تھا فرمایا۔

"میں نے تمہیں بار بار کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ آدم کو خلیفہ بنایا کس نے اللہ تعالیٰ نے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ...... میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ پھر سن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا ہے اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے پس مجھے نہ کسی انجمن نے (خلیفہ) بنایا اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں۔ اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین سکے"

(بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء ص ۵)

پس "ایمان بالخلافت" کی بنیاد ہی یہ عقیدہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ہی خلیفہ بناتا ہے۔ اور صرف اور صرف وہی خلیفہ بنا سکتا ہے ؎

بنا سکتی نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۷۷ سال پہلے ۳۱ر اکتوبر ۱۹۰۲ء

سلسلہ احمدیہ کے ایک بازو اخبار البدر کا قادیان سے اجراء

پرچے کا نام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود رکھا۔

سنہ ۱۹۰۲ء تک مرکز احمدیت قادیان دارالامان سے صرف ایک اخبار الحکم شائع ہوا کرتا تھا جس کے ذریعے سے مسیح آخرالزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ ارشادات اور ملفوظات احباب جماعت اور دیگر لوگوں تک پہنچتے تھے لیکن اس سال بابو محمد افضل صاحب آف مشرقی افریقہ اور ڈاکٹر فیض علی صابر صاحب کی کوششوں سے آج سے ۷۷ سال قبل ۳۱ر اکتوبر ۱۹۰۲ء کو قادیان سے ایک دوسرا ہفت روزہ "البدر" کے نام سے جاری ہوگیا۔ تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۲۲۷ پر اس کی تفصیل دیتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ اس کا نمونے کا پرچہ "القادیان" کے نام سے چھپا مگر اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس پرچے کا نام "البدر" تجویز فرمایا اور اس کے اجراء کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا:

"ہماری طرف سے اجازت
ہے خواہ آپ ایک سو پرچہ
جاری کریں شاید اللہ تعالیٰ اس
میں ہی برکت دے دے۔"

"البدر" کے مالک و مدیر محمد افضل صاحب اور مینجر منشی فیض علی صابر تھے محمد افضل صاحب موصوف نہایت اخلاص سے ادارت کی ذمہ داریاں تین سال تک ادا کرتے رہے اور مخلوق خدا کو خدا کے پاک مسیحؑ کا پیغام پہنچاتے رہے۔ ۲۱ر مارچ ۱۹۰۵ء کو آپ کا اچانک انتقال ہوگیا جس پر یہ اخبار معراج الدین صاحب عمر نے خرید لیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے جید صحابی حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کو "البدر" کا ایڈیٹر مقرر فرمایا حضرت مفتی صاحب ان دنوں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔

اخبار کی قسمت جاگ اٹھی

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے ۳۰ر مارچ ۱۹۰۵ء کو ایک خاص اعلان کے ذریعے احباب جماعت کو مطلع کیا کہ مفتی صاحبؓ کو البدر کا ایڈیٹر مقرر کر دیا گیا ہے۔ حضورؑ نے اس موقع پر حضرت مفتی صاحبؓ کے بارے میں نہایت اچھے رنگ میں ذکر کیا اور فرمایا:۔

"میں بڑی خوشی سے یہ چند سطریں تحریر کرتا ہوں کہ اگرچہ منشی محمد افضل صاحب مرحوم ایڈیٹر اخبار البدر قضائے الٰہی سے فوت ہوگئے ہیں مگر خدا تعالیٰ کے شکر اور فضل سے ان کا نعم البدل اخبار کو ہاتھ آگیا ہے یعنی ہمارے سلسلہ کے ایک برگزیدہ رکن جوان صالح اور ہر ایک طور سے لائق جن کی خوبیوں کو بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں یعنی مفتی محمد صادق صاحب بھیروی قائم مقام منشی محمد افضل مرحوم ہوگئے ہیں۔ میری دانست میں خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے اس اخبار کی قسمت جاگ اٹھی ہے کہ اس کو اب لائق اور صالح ایڈیٹر ہاتھ آیا۔ خدا تعالیٰ یہ کام ان کے لئے مبارک کرے اور ان کے کاروبار میں برکت ڈالے۔ آمین ثم آمین۔"

(البدر ۶ر اپریل ۱۹۰۵ء)

حضرت اقدسؑ کا یہ ارشاد عملاً حرف بحرف درست نکلا اور واقعی البدر کی قسمت حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کے دور ادارت میں جاگ اٹھی اور یہ اخبار صحیح معنوں میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک مضبوط اور مستحکم بازو بن گیا۔ اس اخبار کا نام دو اڑھائی برس کے بعد تفاؤل کے طور پر "بدر" رکھا گیا۔ چنانچہ بدر دسمبر ۱۹۱۳ء تک باقاعدگی سے نکلتا رہا اور پھر بند ہوگیا۔

بدر کے اوّلین مینجر منشی فیض علی صاحب صابر ۱۸۷۶ء میں پیدا ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور بیعت سے ۱۹۰۰ء میں مشرف ہوئے اور قادیان ہجرت کرکے تشریف لے آئے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک نہایت برگزیدہ صحابی حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے برادر نسبتی تھے۔ آپ ہی نے منشی محمد افضل صاحب آف مشرقی افریقہ سے مل کر البدر جاری کرایا۔ البدر کا ڈیکلریشن آپ کے نام تھا اور ادارت کے سوا باقی تمام فرائض آپ کے ذمے ہوتے تھے۔ صحافتی سرگرمیوں میں نہایت اہم کام آپ کے سپرد تھا یعنی آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ڈائری لکھا کرتے تھے۔ ابتداءً آپ کو بطور مہتمم لنگر خانہ بھی خدمات انجام دینے کا موقع ملا۔ آپ نے ۱۴ر جنوری ۱۹۵۵ء کو انتقال فرمایا اور ربوہ کے بہشتی مقبرہ میں قطعہ خاص میں دفن ہوئے۔

بدر کا دورِ ثانی

قریباً چالیس سال تک بند رہنے کے بعد بدر کو دوبارہ زندگی ملی اور اس کا دور ثانی شروع ہوا اور ۷ر مارچ ۱۹۵۲ء کو قادیان کے بے سروسامان مگر دھن کے پکے باعزم درویشان کی ہمت سے اس کا دوبارہ اجراء عمل میں آیا۔ اس کا نمونے کا پرچہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۵۱ء کو شائع ہوا۔ اوّلین پرنٹر و پبلشر حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ تھے اور مطبع راما آرٹ پریس امرتسر تھا۔ اس کے دور جدید کے پہلے ایڈیٹر مولوی برکات احمد صاحب راجیکی مقرر ہوئے۔ اب یہ اخبار مکرم محمد حفیظ صاحب بقاپوری کی ادارت میں شائع ہوتا ہے اور نائب ایڈیٹر مکرم جاوید اقبال صاحب اختر اور مکرم محمد انعام صاحب غوری ہیں آجکل اس اخبار کے پرنٹر و پبلشر ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ہیں اور یہ اخبار فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان سے چھپتا ہے یہ اخبار آجکل ہفت روزہ ہے اس کا سالانہ چندہ ۱۵ روپے ششماہی ۸ روپے ممالک غیر سے ۳۵ روپے اور فی پرچہ ۳۰ پیسے قیمت ہے اور ۱۲ صفحات پر شائع ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس اخبار کو اسلام اور احمدیت کی بیش از بیش خدمات بجا لانے کی توفیق ملے۔ آمین

(مرتب: یوسف سہیل شوق۔ ربوہ)

زکوٰۃ فلاح و کامیابی کی کلید ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے قد افلح المومنون ○ الذین ھم فی صلاتھم خشعون ○ والذین ھم عن اللغو معرضون ○ والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون ○

ترجمہ: (کامل) مومن اپنی مراد کو پہنچ گئے وہ (مومن) جو اپنی نماز وں میں عاجزانہ رویہ اختیار کرتے ہیں اور لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں اور زکوٰۃ باقاعدہ ادا کرتے ہیں۔ ایسے مومن دنیا میں اور آخرت میں ہر لحاظ سے کامیاب ہوں گے۔

صاحب نصاب احباب و خواتین کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ کی رقوم جلد از جلد مرکز میں ارسال فرماویں۔ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں بہنوں کو فرائض کی ادائیگی کی توفیق بخشے اور دین و دنیا میں فلاح و کامیابی سے نوازے آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آسامیاں خالی ہیں

دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں مردوں کے لئے درج ذیل آسامیاں خالی ہیں۔ کام کرنے کے خواہشمند اپنی درخواستیں صدر محلہ کی تصدیق کے ساتھ صدر لجنہ مرکزیہ کے نام دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوادیں۔

۱۔ مالی
۲۔ بیلدار
۳۔ مددگار کارکن

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میری خوشدامن محترمہ رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم میاں چراغ دین صاحب سیکرٹری مال دارالبرکات ربوہ مورخہ ۲۳ کو رات آٹھ بجے وفات پا گئی ہیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ ۲۴ کو بعد نماز ظہر مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے گولبازار ربوہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب صدر محلہ دارالبرکات نے دعا کروائی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے چار لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں جو سب شادی شدہ ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

محمد صدیق شاکر
صدر جماعت احمدیہ حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور

ولادت

۱۔ مکرم برادرم لئیق احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ آف کنری (حال بدین) کے ہاں اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب آف کنری کی پوتی اور مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب درویش کنری کی نواسی ہے۔ قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی اور صحت والی زندگی سے نوازے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(بشارت احمد محمود۔ مربی سلسلہ نارووال)

۲۔ ۱۱ر اکتوبر بروز جمعرات اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے بڑے بھائی مکرم قریشی محمد عظیم صاحب قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی کو چار بچیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام محمد خالد تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے۔ صحت و عافیت والی لمبی عمر عطا ہو اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔

(حافظ قاری محمد صدیق راشد۔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم اوکاڑہ)

دعائے نعم البدل

۲۰ر جنوری ۱۹۷۹ء کو خاکسار کا سب سے چھوٹا بچہ عزیز لطف الرحمٰن دو ماہ کا ہو کر بقضائے الٰہی وفات پا گیا تھا۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں نعم البدل کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔

حافظ قاری محمد صدیق
مربی سلسلہ مقیم اوکاڑہ

سائڈ پلان سنی پارک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جدید سہولتوں سے آراستہ ہاؤسنگ سکیم

احمدی بھائیوں کے لئے مخصوص بلاک
بکنگ جاری ہے
بکنگ جاری ہے
اور خاص رعایت

سنی پارک

خصوصیات:
لاہور کے اس خوبصورت علاقے میں ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے ہر منصوبہ ضرورت پوری کرنے کے لئے ۱۰ مرلے، ۱۶ مرلے، ایک کنال، ۲ کنال سے زائد رہائشی و کمرشل پلاٹس بنائے گئے ہیں۔ سرسبز و شاداب علاقہ، وسیع چلڈرن پارک۔ طبی و تعلیمی سہولتوں کیلئے سکول ہسپتال۔ مسجد، مہذب ماحول، وسیع و عریض شاپنگ مرکز۔ ہر بلاک میں کمرشل پلاٹس، کشادہ سڑکیں۔ ہر قسم کی چھوٹی بڑی ٹرانسپورٹ میسر ہے۔

محل وقوع۔ مختلف رہائشی سکیموں اور جوہر ٹاؤن کے مرکز میں واقع ہے۔ نیو کیمپس سے ۲ میل کے فاصلہ پر اور ملتان روڈ سے رائے ونڈ روڈ پر ایک میل کے فاصلہ پر۔

مزید معلومات کے لئے پراسپکٹس حاصل کریں۔ رابطہ کے لئے فون ۴۱۳۹۱۶ (ایک تا ۲ بجے) جمعہ کے دن بھی آفس کھلا رہے گا۔

گل ہاؤسنگ پروجیکٹ خالد ہاؤس بالمقابل گرینڈ بیٹری
ملتان روڈ لاہور

ایک بنیادی قوت کائنات کی تمام تر سرگرمیوں کا منبع ہے

ڈاکٹر عبدالسلام کا عظیم سائنسی انکشاف (آخری قسط)

(بشکریہ - نذیر احمد خاں (نوائے وقت ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۹ء)

کائنات کا ہر ذرہ ان چاروں قوتوں کا حامل نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ ان چاروں قوتوں سے بیک وقت متاثر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر صرف چند مخصوص ذرات ہی نیوکلیر (ایٹمی) قوت پیدا کرتے ہیں اور اس قوت سے متاثر ہوتے ہیں۔ برقی مقناطیسی قوت وہ ذرات پیدا کرتے ہیں جن میں برقی رو ہوتی ہے اور وہ ذرات انہیں ذرات سے متاثر ہوتے ہیں جن میں برقی چارج ہوتا ہے۔ یہ چارج دو قسم کا ہوتا ہے۔ مثبت اور منفی۔ مثبت اور منفی چارج کے درمیان جو قوت پیدا ہوتی ہے وہ دونوں کو مواصلت کے رشتے میں پروتی ہے۔ لیکن جن ذرات میں یکساں قسم کی برقی رو ہوتی ہے وہ ایک دوسرے سے دور بھاگتے ہیں۔ ہمیں کائنات میں جتنی بھی مادی اشیاء نظر آتی ہیں وہ سب برقی مقناطیسی قوت کی وجہ سے اپنا وجود برقرار رکھتی ہے۔ یہ قوت پہلے تو ایٹم کے الیکٹران اور پروٹان کو یکجا رکھتی ہے پھر مختلف ایٹموں کو ایک ساتھ رکھتی ہے اور پھر ایٹموں کے مجموعہ یعنی مالیکیول کو ایک مخصوص شکل دیتی ہے۔ یہ بات یاد رہے کہ بسا اوقات کروڑوں ایٹم سے مل کر ایک مالیکیول بنتا ہے۔ اور پھر مالیکیول سے وہ اشیاء وجود میں آتی ہیں جنہیں ہم جانتے اور پہچانتے ہیں۔

برقی مقناطیسی قوت میں مختلف ذرات کو یکجا رکھنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اس صلاحیت کا مظاہرہ ہم بڑے بڑے پہاڑوں میں دیکھتے ہیں جو میلوں لمبے چوڑے اور اونچے ہوتے ہیں۔ اس کی اسی صلاحیت کا شاہکار ہماری زمین ہے جس کا قطر سات ہزار نو سو ستائیس میل ہے۔ ہر کیمیاوی تبدیلی اسی قوت کی وجہ سے آتی ہے۔ خود ہمارے جسم میں اور ذہن میں جو تبدیلیاں ہوتی ہیں وہ اسی قوت کی بدولت ہوتی ہیں۔

قوت ثقل ان تمام ذرات پر اثر انداز ہوتی ہے جن کا کچھ وزن ہوتا ہے اور اس کے یہ معنی ہیں کہ زمین اور آسمان پر ہمیں جتنی بھی چیزیں دکھائی دیتی ہیں وہ قوت ثقل کے زیر اثر ہیں۔ یہ قوت ایٹم کے تینوں جز (یعنی پروٹن، نیوٹرن اور الیکٹران) میں موجود ہوتی ہے اس قوت میں ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ صرف مواصلت کی کوشش کرتی ہے۔ مفارقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہی قوت تمام سیاروں۔ ستاروں اور کہکشاؤں کو ایک دوسرے سے منسلک کئے ہوئے ہے۔ نیوکلیر قوت اور برقی مقناطیسی قوت مقامی اور محدود نوعیت کی ہوتی ہے لیکن قوت ثقل کا اثر کائنات کے ہر ذرے پر پڑتا ہے اور اس کا دائرہ کار پھیلتا ہی گیا ہے۔

ان چاروں بنیادی قوتوں میں حصہ اشتراک معلوم کرنے کی بڑی کوشش کی گئی ہے اور پروفیسر عبدالسلام کا کارنامہ یہ ہے کہ ان کی تحقیقات کی بدولت اب بنیادی قوتوں کی تعداد چار سے گھٹ کر تین رہ گئی ہے۔ ان کا یہ نظریہ ثابت ہو چکا ہے کہ برقی مقناطیسی قوت اور کمزور (نیوکلیر) قوت ایک ہی قوت کے دو مختلف روپ ہیں اب کائنات اس عظیم سائنسدان کے انتظار میں ہے جو یہ ثابت کر دے کہ نیوکلیر قوت۔ برقی مقناطیسی قوت اور قوت ثقل ایک ہی آفاقی قوت کی تین مختلف شکلیں ہیں۔

یہ دن کب آئیگا اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے لیکن قرائن یہ بتاتے ہیں کہ وہ دن ضرور آئیگا اور جب وہ دن آئیگا تو سائنسدان اس قوت کیلئے کوئی نام ڈھونڈیں گے لیکن انہیں نام ڈھونڈنے کی ضرورت کیوں پیش آئے۔ اس قوت کو روز ازل ہی سے اللہ کے نام سے پکارا جا رہا ہے۔

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ

۱۳۵۸ہش ہجری شمسی مطابق ۱۹۷۹ء

پہلا دن ۲۶ فتح ۱۳۵۸ہش / ۲۶ دسمبر ۱۹۷۹ء بروز بدھ

(اجلاس اول)

۹-۱۵ تا ۹-۲۵	تلاوت قرآن کریم	(از جلسہ گاہ مردانہ)
۹-۲۵ تا ۹-۳۰	نظم	(" ")
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	افتتاحی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	(از جلسہ گاہ مردانہ)
۱۰-۱۵ تا ۱۰-۲۵	تلاوت قرآن مجید	مکرمہ نجم النساء صاحبہ ربوہ
۱۰-۲۵ تا ۱۱-۰۰	غلبہ اسلام کی مہم میں احمدی خاتون کا کردار	محترمہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	غزوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق عظیم	مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (از جلسہ گاہ مردانہ)
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	وقفہ اعلانات	
۱۲-۰۰ تا ۱-۳۰	وقفہ برائے نماز ظہر و عصر	
۱-۳۰ تا ۲-۰۰	نماز ظہر و عصر	

(اجلاس دوم)

۲-۰۰ تا ۲-۱۰	تلاوت قرآن مجید	مکرمہ مستنصرہ مرزا صاحبہ - ربوہ
۲-۱۰ تا ۲-۱۵	نظم	مکرمہ سمیعہ انجم گورایا صاحبہ فیصل آباد
۲-۱۵ تا ۳-۰۰	حضرت مسیح ناصریؑ کی صلیبی موت سے نجات	مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب (از جلسہ گاہ مردانہ)
۳-۰۰ تا ۳-۱۰	نظم	مکرمہ امۃ الوہاب صاحبہ وزیر لاہور
۳-۱۰ تا ۳-۳۰	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول عربیؐ	مکرمہ نصیرہ صادقہ صاحبہ - گوجرانوالہ
۳-۳۰ تا ۳-۵۰	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان	مکرمہ شوکت گوہر صاحبہ - ربوہ
۳-۵۰ تا ۴-۱۰	پردہ	مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ ربوہ
۴-۱۰ تا ۴-۳۰	ہر نسل میں اعلیٰ اقدار کی ضرورت	مکرمہ رضیہ درد صاحبہ - ربوہ

دوسرا دن ۲۷ فتح ۱۳۵۸ہش / ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء بروز جمعرات

(اجلاس اول)

۹-۱۵ تا ۹-۲۵	تلاوت قرآن مجید	مکرمہ رفعت شاہانہ صاحبہ لاہور
۹-۲۵ تا ۹-۳۰	نظم	مکرمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد - ربوہ
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	آیت خاتم النبیین کا مفہوم آیہ کریمہ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ کی روشنی میں	مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ (از جلسہ گاہ مردانہ)
۱۰-۱۵ تا ۱۰-۲۵	نظم	مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ
۱۰-۲۵ تا ۱۰-۴۵	اسلام اور عورت	حضرت مکرمہ سیدہ مہر آپا صاحبہ
۱۰-۴۵ تا ۱۱-۰۰	صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام	مکرمہ امۃ النصیر قادر صاحبہ
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۰۵	نظم	مکرمہ رضیہ بنت محمد حسین صاحب ربوہ
۱۱-۰۵ تا ۱۱-۴۵	خطاب سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	وقفہ برائے اعلانات	
۱۲-۰۰ تا ۱-۳۰	تیاری نماز ظہر و عصر	
۱-۳۰ تا ۲-۰۰	نماز ظہر و عصر	

(اجلاس دوم)

۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن مجید و نظم	(از جلسہ گاہ مردانہ)
۲-۱۵ سے	خطاب	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز (از جلسہ گاہ مردانہ)

تیسرا دن ۲۸ فتح ۱۳۵۸ہش / ۲۸ دسمبر ۱۹۷۹ء بروز جمعۃ المبارک

(اجلاس اول)

۹-۱۵ تا ۹-۲۵	تلاوت قرآن مجید	مکرمہ امۃ الکریم احمد صاحبہ - ربوہ
۹-۲۵ تا ۹-۳۵	نظم	" شمس النساء صاحبہ بنت [illegible]
۹-۳۵ تا ۹-۵۵	نوجوان احمدی نسل کی ذمہ داریاں	خالدہ احمد صاحبہ راولپنڈی
۹-۵۵ تا ۱۰-۱۵	خلافت ثالثہ کی اہم تحریکات	مکرمہ امۃ الحلیم زاہدہ صاحبہ - نواب شاہ
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	ذکر حبیب	مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب (از جلسہ گاہ مردانہ)
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۰۵	نظم	مکرمہ امۃ الحی بشریٰ صاحبہ بنت محمد ارشد صاحب کاتب ربوہ
۱۱-۰۵ تا ۱۱-۳۰	قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا	محترمہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
۱۱-۳۰ تا ۱۱-۳۵	نظم	مکرمہ بشریٰ پروین صاحبہ بنت محمد حسین صاحب ربوہ
۱۱-۳۵ تا ۱۲-۰۰	وقفہ برائے اعلانات	
۱۲-۰۰ تا ۱-۳۰	تیاری نماز جمعہ و عصر	
۱-۳۰ تا ۲-۰۰	نماز جمعہ و عصر	

(اجلاس دوم)

۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن مجید و نظم	(از جلسہ گاہ مردانہ)
۲-۱۵ سے	خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	(از جلسہ گاہ مردانہ)

(ناظر اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپین کے دارالحکومت میں جماعت احمدیہ کے زیرِ اہتمام عید الفطر کی تقریب

میڈرڈ میں ہونے والی تقریب میں مقامی احمدیوں کے علاوہ نائیجیرین اور پاکستانی احباب کی شرکت

میڈرڈ (سپین) مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کے تاریخی نشان یعنی سرزمین سپین میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام عید الفطر کی تقریب سعید ۲۴ اگست ۱۹۷۹ء کو نہایت وقار اور احترام سے منائی گئی۔ اس اجتماع کے موقع پر ہسپانوی احمدی شرکاء کے علاوہ گھانا کے احمدی دوست جبد الکریم صاحب، سیرالیون کے دو بھائی مکرم ابراہیم صاحب اور اسمٰعیل صاحب، پاکستانی احمدی دوست، نائیجیریا کے سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری الوآدم صاحب اپنے بال بچوں سمیت شامل ہوئے۔ اسکے علاوہ مکرم عبدالستار صاحب بھی قرطبہ سے اس تقریب میں شریک ہونے کے لئے آئے۔ سپین میں جماعت احمدیہ کے مشنری انچارج مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ اس موقعہ پر احباب جماعت کی خوشی و مسرت کا سبب وہ پیغام تھا جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے بذریعہ تار پہنچا تھا۔ جس میں حضور نے احباب جماعت کو عید مبارک اور السلام علیکم کی محبت بھری دعا سے نوازا تھا۔

مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر نے احباب کو نماز عید پڑھائی اور اس کے بعد خطبہ دیا۔ جس میں بتایا کہ مومن کی حقیقی عید تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے انہوں نے لفظ "اسلام" کی تشریح کرتے ہوئے اسلام کی حقیقی تعلیم پر روشنی ڈالی۔

خطبہ اور دعا کے بعد احباب کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا گیا۔ جو کہ افریقی اور ہسپانوی احباب کے لئے نئی چیز تھی۔ کیونکہ یورپ میں عموماً نمکین شوربہ والی سویاں تیار کی جاتی ہیں اور میٹھی سویوں کے بارے میں لوگوں کو علم نہیں۔

اس عید کے موقع پر احمدی احباب کے لئے خوشی کا ایک موقع یہ بھی تھا کہ قریب کے عرصہ میں دو ہسپانوی افراد ایک نوجوان اور ایک خاتون نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نور کی شناخت کی توفیق پائی ہے۔ ہسپانوی نوجوان کا نام JOSE LUIS ہے۔ ان کا اسلامی نام عبدالحمید رکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ طلیطلہ (TOLEDO) کی ایک خاتون SENORITA DOMITILA نے اسلام قبول کیا ہے اور بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ ان کا اسلامی نام امۃ الرحیم صفیہ رکھا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس سرزمین میں جہاں اسلام کا پرچم سات سو سال تک پوری شان سے لہراتا رہا ہے ایک دفعہ پھر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا نعرہ اسی شان سے گونجنے کے سامان پیدا کر دے۔

ان سعید روحوں کے ایمان اور استقامت میں برکت دے اور انکو بہت سے دیگر لوگوں کے لئے قبول حق کی راہ ہموار کرنے کا موجب بنائے۔ آمین

دین کی عزت اور اسلام کی حفاظت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ دس شرائط میں سے شرط ہشتم یہ ہے کہ ہر بیعت کنندہ:-

"دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا"

اس لئے مخلصین جماعت دین کی عزت کو قائم کرنے اور اسلام کی حفاظت کے لئے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی ضروریات کو پس پشت ڈال کر اپنا سب کچھ اس راہ میں قربان کر رہے ہیں کیونکہ یہ مقصد انہیں ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ قربانی قبول فرمائے اور انہیں بے انتہا برکتوں سے نوازے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ولادت

عزیزہ ریاض النساء بیگم اور چوہدری مبارک احمد رشید آف مغلپورہ لاہور کو بتاریخ ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۹ء خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب ایڈمنسٹریٹو آفیسر انکم ٹیکس کمشنر آفس لاہور کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب دارالبرکات ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

قاضی محمد یوسف واقفِ زندگی

وکالتِ مال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

لجنہ اماء اللہ کا قابلِ تقلید نمونہ

جب سے یہ تحریک کی گئی ہے کہ "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں جو احباب اور بہنیں پہلے حصہ نہ لے سکے ہوں وہ اپنے وعدے اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور بھجوا سکتے ہیں۔ ان کو اپنے وعدہ کا ۱/۱۵ ہر سال ادا کرنا ہوگا۔ مخلصین کی طرف سے روزانہ وعدے موصول ہو رہے ہیں۔ مکرمہ صالحہ خاتون صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودہا نے جو تازہ فہرست بھجوائی ہے دعا کی غرض سے شائع کی جا رہی ہے:-

۱- محترمہ نذیر بیگم صاحبہ	۵۰۰/-	پانسو
۲- " عذرا بیگم صاحبہ	۱۰۰۰/-	ایک ہزار
۳- " رشیدہ ملک صاحبہ	۱۰۰۰/-	"
۴- عزیزہ درثمین بنت پروفیسر محمد الدین انور صاحب	۳۰۰/-	تین سو
۵- " وسیمہ مسلم صاحبہ	۱۵۰۰/-	ڈیڑھ ہزار
۶- " سفینہ اویل	۵۰۰/-	

اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال و نفوس میں برکت دے۔ آمین

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

قادیان کا قدیمی محبوب کاجل
جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے نسخہ کے مطابق تیار کیا جاتا ہے۔
عبدالقادر ابن ماسٹر مامون خان صاحب گولبازار ربوہ

حضرت حکیم نظام جان رح کا
مشہور دواخانہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر ○ گوجرانوالہ
فون نمبر ۲۸۴۴۷
ربوہ ○ بالمقابل ایوانِ محمود فون ۶۳۸
نگران
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان رح
رجسٹرڈ درجہ اوّل

اعلان تعطیل

عید الاضحیٰ کی تقریب سعید کے موقع پر ادارہ الفضل میں یکم نومبر بروز جمعرات تعطیل ہوگی اس لئے اس روز کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمائیں

(مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah